عذرِ گناہ ...... بدتر از گناہ

(شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی)

مرزا غلام احمد قادیانی کی یوں تو ہر بات ہی نرالی تھی، بڑی دور کی کوڑی لاتے تھے، اور ایسی دلیلوں اور تاویلوں کو جوڑ کر، اور حوالوں کو توڑ مروڑ کر اپنی بات پیش کرتے تھے کہ بھان متی نے کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا لیکر کیا کنبہ جوڑا ہوگا۔ مرزا صاحب کا دعویٰ مہدی اور مسیح موعود کا تھا، اور جس مقام کا دعویٰ انکا تھا اسکے لئے نہ صرف تمام ارکان اسلام کو بجالانا فرض تھا۔ اس مختصر مضمون میں یہ جائزہ پیش کیا جارہا ہے

قرآن کریم میں حج کے بارے میں ارشاد ہے کہ ''لوگوں پر فرض ہے اللہ کے لئے خانہ کعبہ کا طواف کریں۔ جس کو وہاں تک راہ مل سکے اور جو نہ مانے (اور باوجود قدرت کے حج نہ کرے) تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے''۔ آلِ عمران، آیت ۹۷۔

حدیث شریف میں حج کے متعلق آیا ہے کہ ''ہم سے عبدالرحمان بن مبارک نے بیان کیا..................انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ ہم جانتے ہیں کہ جہاد سب نیک عملوں سے بڑھ کر ہے۔ تو ہم جہاد کریں، آپ نے فرمایا نہیں عمدہ جہاد حج ہے مبرور ہو''۔ صحیح البخاری / پارہ ٦ ، کتاب المناسک / حدیث نمبر ۱۴۳۰۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ بلکہ متفق علیہ احادیث بھی موجود ہیں کہ مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خانہ کعبہ کا طواف کریں گے۔ مرزا صاحب سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ آپ نے حج نہیں کیا، احادیث کے مطابق آپ کو حج کرنا چاہیئے، پہلے تو مرزا صاحب نے احادیث کے بارے میں قدم بہ قدم شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی، لیکن جب اس سے بھی کام نہ بنا تو حدیث کا سوال ختم کرنے کے لئے کہہ دیا کہ میرے دعوے کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ میری وحی ہے (اور مرزا صاحب اپنی وحی کو قرآن کریم کے مقابل / برابر سمجھتے تھے) اور مزید فرمایا کہ ہاں جو حدیث میری (یعنی مرزا صاحب) کی وحی کے مطابق ہے اسکو ہم پیش کر دیتے ہیں اور مرزا صاحب یہ کہتے ہوئے بالکل بھول جاتے ہیں کہ جس مقام کا دعویٰ وہ کر رہے ہیں، اس مقام اور دعوے کے بارے میں یعنی عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، اور مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور حج کے موقع پر لوگ انکو طواف کرتے ہوئے پہچانیں گے محض اور محض احادیث سے ہی ثابت ہے اور مسلمان اگر مہدی علیہ السلام کے منتظر ہیں تو احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں، نہ کہ مرزا صاحب کی خود ساختہ وحی کی روشنی میں۔

اب مرزا صاحب کے جوابات پڑھیئے اور سر دھنیئے کہ حج کیوں نہیں کیا؟

۞:۔ مرزا صاحب اپنی کتاب 'ایام الصلح' میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح موعود کے حج پر جانے کی حدیث موجود ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی اس حدیث کی اہمیت کم کرنے کیلئے دجل سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''اگر بموجب نصوصِ قرانیہ وحدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئیں تا ان پر عمل کیا جائے'' ایام الصلح / ر خ ، ج ۱۴ / ص ۴۱٦۔ اب آپ دیکھیں ایک طرف پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ میرے دعویٰ کو حدیث سے کوئی تعلق نہیں، اسکی بنیاد میری وحی ہے، دوسری طرف جو حدیث انکی وحی کے مطابق نہیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دینے کے قابل ہے، اور جس حدیث میں مہدی علیہ السلام کے آنے کی خبر دی گئی ہے اسی میں یہ بھی موجود ہے کہ لوگ انکو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے پہچانیں گے۔ اسکے باوجود بھی مرزا صاحب کو نہ نظر آئے تو انکی نیت کا فتور ہے۔

۞:۔ پھر سوال کرتے ہیں کہ ''آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اول اسکا فرض ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے'' ایام الصلح / ر خ ، ج ۱۴ / ص ۴۱٦۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ مسیح موعود نے اپنی زندگی میں دجال کو شکست دے دی، اسکو ختم کر دیا؟ اسکا جواب ہمارے قادیانی دوست یہ دیتے ہیں کہ ''تین سو سال کے عرصہ میں فتح نصیب ہوگی''، اسکے جواب میں پھر یہ سوال ہے کہ تمام احادیث تو مسیح موعود کی زندگی میں ہی دجال کے خاتمہ کی بات کر رہی ہیں، دوسرے اگر ہم یہ بات مان بھی لیں تو اب دجال کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک سو پچیس سال ہوگئے ہیں مرزا صاحب اور انکی جماعت کو، اس عرصہ میں کیا دجال کی طاقت کا تیسرا حصہ تباہ ہوگیا ہے؟ چلو تیسرے کو چھوڑ و کیا چھٹا حصہ تباہ ہوگیا ہے؟ چلو اسکو بھی چھوڑ و کیا دجالیت کا سوواں حصہ بھی ختم ہوا ہے؟ جواب اگر نہیں میں ہے اور یقیناً نہیں میں ہے تو مرزا صاحب اور انکی جماعت نے جو تیر ایک سو پچیس سال میں چلا لئے ہیں وہی تیر آئندہ بھی چلائیں گے!! لیکن مسیح موعود کے بارے میں خود انکا حج کرنا اور رسول پاک ﷺ کے روضہ پر جانا احادیث کی کتابوں میں لکھا ہے یا نہیں؟ اگر لکھا ہے تو کیا مرزا صاحب حج پر گئے؟

۞:۔مرزا صاحب اسی کتاب میں اور اسی صفحہ پر (حوالہ مندرجہ بالا) لکھتے ہیں کہ ''ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کریگا'' اب مرزا صاحب کا دجل کھل گیا، کہ احادیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے قریب دجال کا خروج ہوگا اور کوشش کریگا کہ حرمین شریف میں داخل ہوا اور وہ مشرق سے مدینہ کی طرف چلیگا لیکن اللہ تعالےٰ کے فرشتے حرمین شریفین کی حفاظت کے لئے مامور ہوں گے اور وہ دجال کو داخل نہیں ہونے دینگے اور دجال توبہ نہیں کریگا بلکہ مسیح موعود کے ہاتھوں مارا جائیگا، لیکن مرزا صاحب ان احادیث کے برخلاف خود ساختہ خیالات پھیلا کر دجل سے قادیانی لوگوں کو بے وقوف بنا گئے۔ چونکہ مرزا صاحب خود اپنے دعووں اور انکے لئے دجل سے پر دلیلوں اور تاویلوں کو دجل اور جھوٹ سے پھیلاتے رہے، اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایک کذاب اور خود ساختہ نبی کو دجال کی طرح حرمین شریفین میں داخل نہیں ہونے دیا۔

۞:۔مرزا صاحب اسی طرح اسی صفحہ پر (حوالہ مندرجہ بالا) لکھتے ہیں: ''یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں، صحیح بخاری دیکھنے سے اسکا حل مل سکتا ہے اگر رسول اللہ کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج کرنا ہے تو بہر حال ہم حج کو جائیں گے۔ ہر چہ بادا باد''۔ کوئی شخص کیسے مسیح موعود بن سکتا ہے جبکہ اس نے تمام ارکان اسلام ہی ادا نہ کئے ہوں، کیا اللہ تعالےٰ اتنا مجبور ہے کہ ایک شخص کو احیاء اسلام کے لئے دنیا میں بھیجتا ہے مگر اسکے لئے حالات پیدا نہیں کرتا کہ وہ تمام ارکان اسلام ادا کر سکے؟ اور جو شخص خود اسلام پر مکمل طور پر عمل پیرا نہیں وہ دوسروں کے لئے حکم کیسے بن سکتا ہے؟ دوسرے مرزا صاحب کا دعویٰ مہدی موعود کا بھی ہے اور مہدی رضوان اللہ کو تو بمطابق سچے نبی کی پیشگوئیوں کے خانہ کعبہ میں پہچان کر اس کی بیعت کرنی تھی۔ اور اسکا مطلب ہے کہ دعویٰ مہدی کا غلط ہے۔ اگر ایک دعویٰ غلط ہے تو دوسرے خود بخود غلط ہو گئے!

۞:۔پھر ایک مرتبہ حج پر نہ جانے کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ''میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل ہے، ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں، بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سخت جان ابھی باقی ہیں، ان سے فرصت اور فراغت ہو لے'' ملفوظات احمدیہ، ص ۲۶۴/ج۵، مرتبہ منظور احمد قادیانی۔ بحوالہ تجزیہ قادیانیت، ص ۴۲، مصنفہ مولانا محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر، برطانیہ۔ مرزا صاحب نے قتل خنزیر والی حدیث پر بھی مختلف آراء دیں ہیں، جن میں کبھی حضرت عیسیٰؑ کا قتل خنزیر کے حوالے سے مذاق اڑایا گیا ہے، اور کبھی سانسیوں، چماروں کی موج کروائی گئی ہے، اور اب خود مرزا صاحب بہ نفس نفیس خنزیر کو مارنے والے سانسی چمار بننا پسند کر رہے ہیں تا کہ حج پر نہ جانے کا کوئی جواز دے سکیں۔ ذرا مرزا صاحب کے ایک صحابی کی روایت بھی پڑھ لیں، ''میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مراد مرزا غلام احمد قادیانی۔ ناقل) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئیگا اور لوگ اسکو ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سور مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سانسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا''۔ سیرت المہدی / ج ۳ / ص ۲۹۱ تا ۲۹۲ / مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے، پسر مرزا قادیانی۔ اس پر مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں، یہ تحریر ہی اپنے اوپر تبصرہ ہے۔ مرزا صاحب اپنے اندر کے سؤر کو تو مار نہیں سکے، اسلام کے لئے کونسے سؤروں کو مارا ہے یا مارنا تھا؟

۞:۔پھر ایک بار سوال کیا گیا کہ آپ حج پر نہیں گئے تو مرزا صاحب جواب دیتے ہیں، ''تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں'' ملفوظات، ج ۹ / ص ۳۲۴۔ یعنی نہ نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی۔ اب کوئی یا کچھ اشخاص اس کام میں لگ جائیں کہ پوری اُمت مسلمہ کے علماء کرام کو ڈھونڈ وا وران سے بلا چون و چرا مرزا صاحب کی اجرائے نبوت پر مہر لگواؤ اور ساتھ ہی درخواست لکھواؤ کہ حضور مرزا صاحب، خدا کے لئے ہم پر احسان کر وا ورحج کر آؤ۔ جب آؤ گے تو ہم سب باجماعت مرزا جی پر ایمان لے آئیں گے۔ اگر ہم مرزا صاحب کا تمام کلام چھوڑ دیں، صرف یہی ایک حوالہ سامنے رکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ، حدیث نبوی کے ارشاد سے بچنے کے لئے ایک بیہودہ انسان، ایک جھوٹا نبی کیسی کیسی بیہودہ اور نامعقول تجاویز، تاویلات اور بہانے ڈھونڈ سکتا ہے۔ صرف اسی ایک حوالے پر مزید بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے، لیکن یہاں مرزا صاحب کے حج پر نہ جانے کے عیارانہ، ملحدانہ بہانوں کا ذکر کر رہے ہیں، اس لئے تفصیلی تبصرہ کسی اور موقع پر **و ما توفیقی الا باللہ**۔ آپ خود دیکھ لیں کہ کیا ایک ایسا شخص جو نعوذ باللہ بروز محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ کرتا ہو کیا یہ جواب اسکے شایان شان ہے؟

۞:۔مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے، جن کو مرزا صاحب نے قمر الانبیاء کا خطاب دیا ہوا تھا، مرزا صاحب کی سیرت پر تین جلدوں پر مشتمل ایک کتاب ''

سیرت المہدی‘‘ میں مرزا صاحب کے حج پر نہ جانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ پہلے تو مرزا صاحب کے مالی حالات ایسے نہیں تھے کہ حج کر سکتے، دوسرے وہ تبلیغ اسلام میں ایسے مشغول رہے کہ فرصت نہ ملی، اور تیسرے بعد میں مرزا صاحب کے خلاف فتووں کی وجہ سے انکے لئے سفر محفوظ نہیں تھا۔ اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ان تینوں عذرات میں سے ایک بھی عذر خود بیان نہیں کیا بلکہ اوپر دیئے گئے حوالوں سے ثابت ہے کہ ان کے جواب ہمیشہ مختلف لیکن بے بنیاد ہوتے رہے ہیں، اس لئے مرزا صاحب اپنے دیئے ہوئے جوابات/ بیان کے مقابلے پر انکے بیٹے کے دیئے ہوئے جواب کی کوئی مسلمہ حیثیت نہیں، لیکن اسکے باوجود اگر کسی قادیانی بھائی کو اسی جواب پر اصرار ہے تو وہ ان باتوں کا جواب دیں، پہلی بات کہ اگر مرزا صاحب کی مالی حیثیت ایسی نہ تھی تو وہ براہین احمدیہ میں دس ہزار روپیہ کا چیلنج کہاں سے دے رہے تھے؟ اور اپنے آپ کو رئیس قادیان کیسے لکھتے تھے؟ اگر انکے پاس پیسے نہیں تھے اور وہ کنگلے تھے تو کیا اسلام کے نام پر دس ہزار کا چیلنج دینا اور اپنے کو کتاب کے ٹائیٹل پر رئیس قادیان لکھنا اور ظاہر کرنا دھوکا نہیں تھا؟ کیا ایک دھوکے باز مسیح آپکو قبول ہے؟ دوسرا عذر تبلیغ اسلام میں مشغول تھے، مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک اللہ کی اطاعت، دوسرے انگریز حکومت کی تابعداری، اور ان خیالات کو پھیلانے میں ساری عمر لگے رہے، اور مرزا صاحب کے اپنے بقول وہ لگاتار ایک لمبا عرصہ (۲۰ سال سے زائد) تمام عرب وعجم میں یہ خیالات پھیلاتے رہے، تو وہاں جا کر ذاتی طور پر کیوں نہیں یہ خیالات پھیلانے کی کوشش کی، حج کے موقع پر آ چکی ایک تقریر کروڑوں مسلمانوں کو انگریزی حکومت کا خیرخواہ بنا دیتی، کیونکہ بقول مرزا صاحب کے وہ خدا کی طرف سے مقرر کردہ مہدی اور مسیح تھے، اور وہیں لوگوں نے انکو پہچاننا تھا؟ لوگ بھی پہچان لیتے اور پوری دنیا میں ایک بار ہی پیغام پہنچ جاتا؟ تیسرے راستے محفوظ نہیں رہے، مولویوں کے فتویٰ کی وجہ سے، تو مرزا صاحب کا الہام ہے کہ، میں قتل کے منصوبوں وغیرہ سے بچایا جاؤنگا، بلکہ یہ بھی الہام/ وحی ہے کہ جو تجھ پر حملہ کریگا میں اس پر حملہ کرونگا۔ اب اس سے بہتر کونسا وقت تھا اپنے الہام کی سچائی ثابت کرنے کا، پھر مرزا صاحب کی وحی ہے کہ خدا نے انکو کہا ہے کہ جو تیرا ارادہ ہے وہ میرا ارادہ ہے، اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے حج کا ارادہ کیا یا نہیں؟ اگر نہیں کیا تو مسیح موعود تو کیا صحیح مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتے۔ اور اگر ارادہ کیا اور پورا نہیں ہوا تو کیا خدا پر بہتان نہیں باندھا کہ اسنے انکے ارادہ کو اپنا ارادہ کہا ہے؟ یا ماننا پڑے گا کہ یہ جھوٹ بولا ہے یا شیطانی الہام تھا اس لئے پورا نہیں ہوا۔ اور ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مجھے طاقت دی گئی ہے کہ میں جس کام کو کہوں ہو جا، وہ ہو جائیگا؟ اب یہ بتائیں کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی موقع تھا کہ وہ اس طرح رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی پورا کرنے والے بن جاتے؟ اگر اس موقع پر کن فیکون، کی طاقت نہیں دکھائی تو اس سے بہتر اور کونسا موقع تھا؟ کیا کہیں اور کسی کام میں یہ طاقت دکھائی تو بتائیں؟

۔ اب جب یہ جوابات بھی لوگوں کو مطمئن نہیں کر سکے اور مرزا صاحب پر بار بار یہ اعتراض وارد ہوا تو احساس ہوا کہ لوگ کے اعتراض کا شافی جواب نہیں دیا گیا، اب اس کو خدا کے حکم کی خلاف ورزی قرار دے دیا اور ساتھ ہی حسب عادت (جو کہ جماعت کی اب ناقابل تبدیل دفاعی سٹریٹجی بن چکی ہے کہ مرزا صاحب تو دور کی بات، خلیفہ کو بھی چھوڑو، جب انکے کسی مربی (عالم) پر بھی اعتراض کرو گے تو وہ بجائے اس اعتراض کا عقلی یا کسی اور دلیل سے جواب دے، فوراً جواباً حضرت سرور کونین رسول پاک رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس پر بھی عیسائیوں یا یہودیوں کا کیا ہوا اعتراض سامنے رکھ دیں گے) رسول پاک ﷺ کی ذات پر الزام جڑ دیا کہ مکہ میں انہوں نے تیرہ سال حج نہیں کیا۔ اب ذرا یہ جواب انکے اپنے الفاظ میں بھی پڑھ لیجئے۔ ’’مخالفوں کے اس اعتراض پر کہ مرزا صاحب حج پر کیوں نہیں کرتے فرمایا،‘‘ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا تعالےٰ نے اول رکھی ہے اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کر دیوے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عام لوگوں کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی۔ وہ خدا تعالےٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے ہر ایک امر کو بجالاتے ہیں۔ اگرچہ تمام شرعی احکامات پر عمل کرتے ہیں مگر ہر ایک حکم کی تقدیم وتاخیر الٰہی ارادہ سے کرتے ہیں۔ اب اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا خدا کے حکم کی مخالفت کرنے والے ٹھہریں گے اور **من استطاع الیه سبیلا** ۔ آل عمران ۹۸ کے بارے میں حج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے۔ حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں انکی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں۔ ماموریں کا اول فرض تبلیغ کا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ ۱۳ سال مکہ میں رہے آپ نے کتنی مرتبہ حج کئے تھے؟ ایک دفع بھی نہیں کیا‘‘ ملفوظات، ج ۵ / ص ۳۸۸۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرزا صاحب کا کوئی الہام یا وحی ایسی ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے انکو حج پر جانے سے روکا ہو؟ (کیونکہ مرزا صاحب نے حج نہیں کیا) یا کم ازکم تاخیر کرنے کا ہی کہا ہو؟ دوسری بات کہ مرزا صاحب نے اپنے فیصلہ کی بنیاد حج الکرامہ کی اور پر دی گئی آیت قرآنی کی تشریح بھی بیان کی ہے، سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب حج

الکرامہ میں لکھی ہوئی باقی باتوں کو بھی تسلیم کرتے ہیں؟ اوراب مرزا صاحب کی یہ بات کہ آنحضرت ﷺ ۱۳ سال مکہ میں رہے اور ایک دفعہ بھی حج نہیں کیا، اسکا ہوسکتا ہے کہ مرزا صاحب یا انکی جماعت کے پاس کوئی حوالہ ہولیکن اہم بات، یہ فقیر درِ مصطفےٰ ﷺ مرزا صاحب کے جس دجل اور فریب کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ بیان نہیں کیا کہ اسوقت تک حج کے باقائدہ احکامات ہی نازل نہیں ہوئے تھے اور یہ حکم مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔

۞:۔ اور میری سمجھ کے مطابق خدا تعالےٰ نے رسول پاک ﷺ کے ذریعہ اسی لئے ایک بار فرض حج کے لئے فرمایا تاکہ تا قیامت اُمت پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ صاحب ثروت کو تو نہیں فرق پڑتا لیکن کم استطاعت والوں کو مبرا بھی کردیا، ورنہ اگر زیادہ کا حکم ہوتا تو زیادہ مرتبہ حج کرنا پڑتا۔ اسی طرح نمازوں کے باقاعدہ احکامات بھی مدینہ منورہ میں ہی نازل ہوے تھے، اگر مرزا صاحب کی دلیل تسلیم کرلی جائے تو پھر کل کو نمازوں کے لئے بھی کوئی یہی عذر پیش کردیگا کہ مکہ معظّمہ میں نمازیں ادا نہیں بھی کی جاتی رہیں۔ کہ تبلیغ پہلے ہے اور نمازیں بعد میں، اگر انسان اس طرح کی تاویلیں کرنی شروع کردے تو کوئی بھی رکن نہیں بچتا تو پھر تبلیغ کس بات کی اور کیا کروگے؟ لے دے کہ ایک تبلیغ ہی رہ جاتی ہے جو قادیانی قیادت اور انکے چیلے چانٹے کر رہے ہیں وہ بھی اپنی ہی جماعت کو! اور وہ ہے چندہ، چندہ، چندہ۔ نماز کے ساتھ یاد آیا کہ قادیانی نمازوں پر بظاہر بڑا زور دیتے ہیں لیکن اَسی (۸۰) فی صد نمازوں میں ڈنڈی مارتے ہیں اور جب بھی کوئی جلسہ یا میٹنگ وغیرہ ہوتی ہے تو نمازیں جمع کرلیتے ہیں اور جمع بھی ظہر کے ساتھ عصر کی، مغرب کے ساتھ عشاء کی کرتے ہیں۔ اسکے ساتھ ایک اور سوال یہ ہے کہ کس بنیاد پر مرزا صاحب نے کہا ہے کہ آجکل حج پر جانے والوں کی نمازیں ساقط ہوتی ہیں؟ اور پہلے قادیان پھر ربوہ، اب لندن میں جوانہوں نے اپنے جلسہ میں شمولیت کو حج کانعم البدل قرار دیا ہے وہاں پر جانے والوں کی نمازیں بھی ساقط ہوتی ہیں یا نہیں؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر جلسہ کا حکم بھی بند کرواور اگر جواب نہ میں ہے تو جس طرح جلسہ پر جانے والوں کی نمازیں ساقط نہیں ہوتیں تو حج پر جانے والوں کی بھی نہیں ہوسکتیں۔

۞:۔ مرزا صاحب اور انکی اولاد نے مرزا صاحب کے حج نہ کرنے کے جو بھی جواز پیش کئے وہ ہر عقلمند ایک نظر میں ہی دیکھ لیتا ہے کہ مرزا صاحب اگر مسلمان تھے تو انہوں نے توفیق ہونے کے باوجود حج نہ کیا اور اوپر سے عذر بھی بے تکے پیش کئے اور اس کہاوت کو سچ ثابت کردیا کہ **عذر گناہ، بدتر از گناہ۔**

اصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خدا کے نام پر بہتان باندھا کہ خدا نے مجدد، محدث، مثیل مسیح، پھر مسیح موعود (اور نہ جانے کیا کیا بلا) نیز انکو وحی کی، نبی اور رسول کہا، لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جس حیثیت میں بھی، جس معاملہ میں بھی اور جب بھی مرزا صاحب نے تحدی سے کوئی پیشگوئی کی خدا نے وہ کبھی پوری نہ ہونے دی (اور نہ پوری ہونے پر تاویل در تاویل، جواز پیش کرتے رہے)، اس لئے کہ وہ خدا پر اپنی وحی، نبوت و رسالت کا بہتان باندھ رہے تھے۔ اسی طرح حج کے معاملے میں بھی اللہ تعالےٰ نے ہی انکے منہ سے ایسے بے تکے جواب نکلوائے اور انکے خانہ کعبہ کو دیکھنے کے بھی اسباب پیدا نہ ہونے دئے اور ان کے دل اور دماغ پر مہر لگا کر ایسے بے تکے جواب نکلوا دئے تاکہ یہ کاذب نبی اور اسکے کذب کو لیکر چلنے والے اپنے دعوے کی کاذبیت کو چھپا ئے نہ چھپا سکیں اور ہر پہلو سے انکا کذب بار بار تا قیامت ظاہر ہوتا رہے۔

مرزا قادیانی نے نہ صرف خود حج نہیں کیا بلکہ الفاظ کے ہیر پھیر میں دوسروں کو بھی حج سے روکتے رہے، پڑھئے اور سر دھنیے، ”دیکھو حج کے واسطے جانا خلوص اور محبت سے آسان ہے مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل۔ بہت ہیں جو وہاں سے نامراد اور سخت دل ہوکر آتے ہیں۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہاں کی حقیقت اُنکو نہیں ملتی۔ قشر کو دیکھ کر رائے زنی کرنے لگ جاتے ہیں، وہاں کے فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنی بدکاریوں کی وجہ سے اور پھر الزام دوسروں پر دھرتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ مامور کی خدمت میں صدق اور استقلال سے کچھ عرصہ رہا جاوے تاکہ اُسکے اندرونی حالات سے بھی آگاہی ہو اور صدق پورے طور پر نورانی ہوجاوے“۔ الحکم، ج ۷، نمبر ۱۰، صفحہ ۳ و ۴، ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء / ملفوظات، ج ۵ / ص ۱۷۷۔

اگر ہم اوپر دیئے گئے حوالہ کا گہرائی کے ساتھ تجزیہ کریں تو یہ ایک پورے مضمون کا متقاضی ہے لیکن مختصراً چند نکات پیش کرتا ہوں:۔

۞:۔ محبت اور خلوص کے ساتھ حج پر جانا آسان ہے اور واپسی پر بجائے ان میں بہتری کے جانے والی حالت میں بھی مشکل ہے۔

۞:۔ بہت ہیں یعنی کافی زیادہ ہیں جو بجائے بامراد ہونے کے نامراد ہو کر، اور بجائے نرم دل کے سخت دل ہو کر آتے ہیں۔

۞:۔ وہاں انکو ایمان کی حقیقت نہیں ملتی۔ یہ تو تھی مرزا جی کی لن ترانی، اب ذرا یہ بھی پڑھ لیں اور خود ہی فیصلہ کریں کہ ایمان کی حقیقت حج پر ملتی ہے یا نہیں؟ حدیث میں آیا ہے کہ ''ہم سے آدم بن ابی ایاس.............................ابو ہریرہؓ سے سنا، کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے، جو کوئی اللہ تعالےٰ کے لئے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے۔ تو وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اُسکی ماں نے اُس کو جنا تھا''۔ صحیح البخاری / پارہ ۲ ، کتاب المناسک / حدیث نمبر ۱۴۳۱۔

۞:۔ حج پر روحانی پھل کو نہیں کھاتے بلکہ ان روحانی پھلوں کے چھلکے (قشر) سے آگے انکو کچھ نظر نہیں آتا۔

۞:۔ حج کے فیوض حاصل کرنے کی بجائے بدکاریاں کر کے آتے ہیں اور پھر ان بدکاریوں کا الزام دوسروں پر رکھتے ہیں۔

۞:۔ حج کے فوائد اُٹھانے کے لئے صرف اسلام کی تعلیم کافی نہیں بلکہ پہلے کسی مامور کو ڈھونڈو، اُس کے پاس کچھ عرصہ رہو تب حج پر جانا فائدہ مند ہوگا۔ یہاں مرزا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ انکے پاس آکر رہو، اور وقت گزارو، پیسے مرزا صاحب کو دے دو اور پھر بجائے حج کے، یہ سمجھتے ہوئے اپنے گھر واپس چلے جاؤ کہ مرزا صاحب کی صحبت میں حج کا ثواب مل گیا ہے۔ ایسی کئی مثالوں میں سے شہزادہ عبداللطیف کی مثال ہی کافی ہے کہ کہ کابل سے حج کرنے نکلے، مرزا جی کے پاس آئے اور پھر حج پر جانے کی بجائے کچھ عرصہ گزار کر افغانستان لوٹ گئے اور وہاں جاتے ہی ملک اور دین سے غداری کے الزام میں سنگسار ہوئے۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ ''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (یعنی قادیان میں۔ ناقل) نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی''۔ آئینہ کمالات اسلام / ر خ ، ج ۵ / ص ۳۵۲۔ یعنی حج قادیان میں بھی ہو سکتا ہے؟ مرزا صاحب کا یہ شعر بھی اس بات کی تائید کرتا ہے'' **زمین قادیان اب محترم ھے ۔ ھجوم خلق سے ارضِ حرم ھے** ''۔ درثمین / ص ۵۷۔

اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کے پاس آکر انسان کیا حاصل کرتا ہے اور سلوک کی کون سی منازل طے کرتا ہے۔ ان ساری باتوں کا مختصر اور جامع جواب مرزا صاحب کی اپنی تحریریں ہی دے رہی ہیں۔

۞:۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں ''میں اس جگہ اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں کہ میں اُنکے متعلق عمدہ رائے کا اظہار کرسکوں۔ بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ اول اُن میں دلسوزی اور اخلاص بھی تھا، مگر اب اُن پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مُریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی۔ بلکہ صرف بلعمؔ کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجُز اس کے کسی کام کے نہیں کہ مُنہ سے اُکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں۔ وہ تھک گئے اور درماندہ ہوگئے۔ اور نابکار دُنیا نے اُنہیں اپنے دامِ تزویر کے نیچے دبا لیا''۔ فتح اسلام / ر خ ، ج ۳ / ص ۴۰۔

۞:۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں ''میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز اُن میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلا کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کُتا مُردار کی طرف''۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم / ر خ ، ج ۲۱ / ص ۱۱۴ ....یہ ۱۹۰۷ء میں طبع ہوئی۔ اس پر ایک انسان یہی تبصرہ کرسکتا ہے کہ مرزا صاحب جن لوگوں سے عزت پاتے تھے، جن کے چندہ پر رئیسوں کی طرح عیش کرتے تھے اور جائدادیں بنائیں، انہی لوگوں کی بڑی تعداد کو مُردار کی طرف دوڑنے والا کُتا قرار دے رہے ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسے احسان فراموشوں کو ہی ''جس تھالی میں کھائے اُسی میں تھوکنے والا'' کہا خطاب برحق ہوگا یا نہیں؟ یا پھر جو لوگ اس الزام کو تسلیم کررہے ہیں سادگی کی وجہ سے، اُن کو کیا یہ مشورہ دینا جائز نہیں ہوگا کہ تم اچھے انسان ہو اور یہ خطاب واپس کرکے اُن کی طرف لوٹ آؤ جو تمہیں

انشاءاللہ انسان ہی سمجھیں گے۔

اور ہزار باتوں کی ایک بات، مرزا صاحب اپنی کتاب، ازالہ اوہام ، حصہ اول /اخ ، ج ۳/ ص ۲۱۱ ، میں لکھتے ہیں کہ، ''مسلم کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا'' اور میرے خیال میں مرزا صاحب نے اپنے بے بنیاد دلائل، بیہودہ تاویلات، حق کو چھپانے والے غلط طریق اختیار کر کے اپنے آپ کو اگر اصلی نہیں تو اس معہود دجال کا چھوٹا بھائی ضرور ثابت کر دیا ہے، اس لئے بھی وہ مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے۔

فاعتبروا یا الی الابصار

ھماری اللہ تعالیٰ سے دعا ھے کہ وہ قادیانیوں کو مرزا صاحب کا دجل، چالبازیاں، جھوٹ، تحریفات، تاویلات کو حقیقی طور پر سمجھنے میں مدد دے اور مرزائی مکڑی کے جال سے نکلنے کی توفیق دے اور حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی اور مرزا کی تعلیم کے فرق کو کھلے طور پر واضح کرے اور انکو واپس صحیح دین میں لائے۔آمین